

النكت الاعتقادية

تأليف

الإمام الشيخ المفيد
محمد بن محمد بن النعمان ابن المعلم
أبي عبد الله، العكبري، البغدادي
(٣٣٦ - ٤١٣ هـ)

الفصل الثالث

في النبوّة

فإن قيـل: حكمة الله تقتضي نصب الانبياء والرسل ام لا؟

فالجـواب: تقتضي ذلك وتوجبه.

فإن قيـل: ما حد النبي وما حد الرسول؟

فالجـواب: النبي هو الانسان المخبر عن الله تعالىٰ بغير واسطة احد من البشر اعم من ان يكون له شريعة كمحمد ـ عليه السلام ـ او ليس له شريعـة كيحيىٰ ـ عليه السـلام ـ[1] مأموراً من الله تعـالىٰ بتبليغ الاوامر والنواهي الى قوم ام لا[2]. والرسول هو الانسان المخبر عن الله تعالىٰ بغير واسطة من البشر[3] وله شريعة اما مبتدءة كآدم ـ عليه السلام ـ او تكملة لما قبلها كمحمد ـ صلىٰ الله عليهِ وآلهِ ـ[4] مأمور[5] من الله تعالىٰ بتبليغ الاوامر

---

(١) ل ون: ـ له شريعة . . . كيحيىٰ عليهِ السَّلام.

(٢) ك: ـ ام لا.

(٣) ل وك ون: بشر.

(٤) ك ول ون: ـ وله شريعة اما . . . كمحمد صلىٰ الله عليهِ وآلهِ.

(٥) م ول ون: ماموراً.

والنواهي الى قوم .

فإن قيـل : ما الدليل علىٰ ان نصب الانبياء والرسل واجب في الحكمة؟

فالجـواب : الـدليل علىٰ ذلك انه لطف واللطف واجب في الحكمة فنصب الانبياء والرسل واجب في الحكمة[١] .

فإن قيـل : ما حد اللطف؟

فالجـواب : اللطف هو ما يقرب المكلف معه من[٢] الطاعة ويبعد عن المعصية ولاحظ له في التمكين ولم[٣] يبلغ الالجاء .

فإن قيـل : ما الدليل علىٰ ان اللطف واجب في الحكمة؟

فالجـواب : الـدليل علىٰ وجـوبه توقف غرض المكلِف عليه فيكون واجباً في الحكمة وهو المطلوب .

فإن قيـل : من نبي هذه الامة؟

فالجـواب : محمد بن عبدالله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف صلىٰ الله عليهِ وآلهِ .

فإن قيـل : ما الدليل علىٰ نبوته؟

فالجـواب : الدليل علىٰ ذلك انه ادعىٰ النبوة وظهر المعجز على يده وكل من ادعى النبوة وظهرالمعجز على يده فهو[٤] نبي حقاً .

فإن قيـل : ما حد المعجز؟

فالجـواب : المعجز هو الامر الخارق للعادة المطابق للدعوى المقرون بالتحدي المتعذر على الخلق الاتيان بمثله .

---

(١) ل : ـ فنصب الانبياء والرسل واجب في الحكمة .

(٢) ل وم ون : الى .

(٣) ل : ولا .

(٤) ك ون : فيكون نبياً .

نبی وہ انسان ہے جو کسی بھی انسان کے واسطے کے بغیر، اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا ہو

خواہ اس کی اپنی کوئی (نئی) شریعت ہو جیسے محمد علیہ السلام، یا اس کی اپنی کوئی شریعت نہ ہو جیسے یحییٰ علیہ السلام۔

اور خواہ اسے اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے قوم تک اوامر اور نواہی پہنچانے کا حکم دیا گیا ہو یا نہ ہو۔

اور رسول وہ انسان ہے جو کسی انسان کے واسطے کے بغیر، اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا ہو اور اس کے لیے کوئی شریعت بھی ہو؛ خواہ وہ شریعت بالکل نئی اور ابتدا سے ہو جیسے آدم علیہ السلام،

یا اپنے سے پہلی شریعت کی تکمیل کرنے والی ہو جیسے محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے احکامات پہنچانے پر مامور (حکم دیا گیا) ہو۔

رسولوں اور نبیوں کے فرق کے بارے میں قول

امامیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے، لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ کے بعض انبیاء ایسے بھی تھے جو رسولوں کی شریعتوں کے محافظ اور ان کے قائم مقام (جانشین) تھے۔

اور شریعت نے ہمارے ائمہ کو نبی کہنے سے منع کیا ہے، حالانکہ عقل اس نام کے اطلاق سے مانع نہیں ہے، کیونکہ ان میں وہی معنی اور اوصاف پائے جاتے ہیں جو مذکورہ انبیاء علیہم السلام میں پائے جاتے تھے۔

نیز امامیہ کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ایسے رسول کی بعثت جائز ہے جو اپنے سے پہلے رسول کی شریعت کی تجدید کرے، اگرچہ کوئی نئی شریعت نہ لائے، اور سابق نبی کی نبوت کی تصدیق و تاکید کرے، اگرچہ اس کے علاوہ کوئی نیا حکم فرض نہ کرے۔

الاعتقادات



للشيخ الصدوق

رحمة الله عليه

باب الاعتقاد في عدد الأنبياء والأوصياء -عليهم السّلام-

قال الشيخ - رحمة الله عليه -: اعتقادنا في عددهم أنّهم مائة ألف نبي وأربعة وعشرون ألف نبي، ومائة ألف وصي وأربعة وعشرون ألف وصي [١]، لكل نبي منهم وصي أوصى إليه بأمر الله تعالى.

ونعتقد فيهم أنّهم جاءوا بالحق من عند الحق. وأنّ [٢] قولهم قول الله تعالى، وأمرهم أمر الله تعالى، وطاعتهم طاعة الله تعالى، ومعصيتهم معصية الله تعالى. وأنّهم -عليهم السّلام- لم ينطقوا إلاّ عن الله تعالى وعن وحيه.

وأنّ سادة الأنبياء خمسة الذين عليهم دارت الرحى [٣] وهم أصحاب الشرايع، وهم أولو العزم: نوح، وإبراهيم، وموسى، وعيسى، ومحمد، صلوٰت الله عليهم أجمعين.

وأنّ محمداً سيّدهم وأفضلهم، وأنّه [٤] جاء بالحق وصدّق المرسلين. وأنّ الذين كذبوا لذائقوا العذاب الأليم [٥]، وأنّ الذين ﴿ءامنوا به وعزّروه ونصروه

---

(١)

(٢) في م، ق: فان.

(٣) في م: دار الوحي. وراجع الكافي ١: ١٣٣ باب طبقات الأنبياء والرسل ح٣.

(٤) أثبتناها من م، ج.

(٥) اشارة إلى الآيتين ٣٧، ٣٨ من سورة الصافّات.

باب: انبیاء اور اوصیاء کی تعداد کے بارے میں عقیدہ
شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کی تعداد **ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000)** ہے، اور اوصیاء کی تعداد بھی **ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000)** ہے۔ ان میں سے ہر نبی کا ایک وصی تھا جسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس نے وصیت کی۔

اور ہم ان کے بارے میں اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حق کو حق تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے۔ ان کا قول اللہ تعالیٰ کا قول ہے، ان کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے،
اور ان کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔
اور ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ علیہم السلام اللہ تعالیٰ اور اس کی وحی کے سوا کسی اور کی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے تھے۔

باب نمبر (۹)

ائمہؑ کو وہ مسائل الہام کر دیئے جاتے ہیں جو کتاب وسنت میں نہ ہوں

حدیث (۱) حدثنا محمد بن الحسين (و عبد الله بن محمد معاً) عن الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال كان علي يعمل بكتاب الله و سنة نبيه فإذا ورد عليه (الشيء الحادث) الذي ليس في الكتاب و لا في السنة ألهمه الله الحق فيه إلهاما و ذلك و الله من المعضلات.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے مطابق عمل کرتے تھے۔ جب آپؑ کو ایسے مسائل درپیش آتے جو کتاب وسنت میں نہ ہوں تو اللہ ان کو الہام کر دیتا جو کہ الہام کا حق تھا اور اللہ کی قسم! یہ مسائل انتہائی پیچیدہ ومشکل تھے۔

حدیث (۲) حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الله بن هلال عن العلاء عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال كان علي ع يعمل بكتاب الله و سنة نبيه فإذا ورد عليه الشيء الحادث الذي ليس في الكتاب و لا في السنة ألهمه الله تعالى (الحق) إلهاما و ذلك و الله من المعضلات.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے مطابق عمل کرتے تھے۔ جب آپؑ کو ایسے مسائل درپیش آتے جو کتاب وسنت میں نہ ہوں تو اللہ آپؑ کو الہام کر دیتا جو کہ الہام کا حق تھا اور اللہ کی قسم! یہ مسائل انتہائی پیچیدہ ومشکل تھے۔

باب نمبر ﴿۳﴾

اماموں پر لیلۃ القدر میں وہ باتیں القاء کی جاتی ہیں جو سال بھر پیش آنی ہوں

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن الحسين بن موسى عن ابن بكير عن أبي عبد الله ع قال إن ليلة القدر يكتب ما يكون فيها في السنة إلى مثلها من خير أو شر أو موت أو حياة أو مطر و يكتب فيها وفد الحاج ثم يفضي ذلك إلى أهل الأرض فقلت إلى من من أهل الأرض؟ فقال إلى من ترى؟.

ابن بکیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: لیلۃ القدر میں سال بھر پیش آنے والے کام چاہے خیر وشر ہو، موت وحیات ہو یا بارش ہو وہ لکھ دیے جاتے ہیں اور اس میں حاجیوں کے وفد بھی لکھے جاتے ہیں پھر اسے اہلِ ارض کی طرف پہنچایا جاتا ہے۔ میں نے کہا: اہلِ ارض میں کس پر؟۔ فرمایا: تُو کس کے متعلق تصور کرتا ہے؟ بے شک ہم پر۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود بن فرقد قال سألته عن قول الله عز و جل (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ) قال ينزل فيها ما يكون من السنة إلى السنة

عرض کیا: صاحب الارض کون ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: تمہارا صاحب یعنی میں۔

حدیث ۵ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران الهمداني عن يونس عن داود بن فرقد عن أبي المهاجر عن أبي الهذيل عن أبي جعفر ع قال قال يا أبا الهذيل إنا لا تخفى علينا ليلة القدر إن الملائكة (يطوفون بنا) فيها.

ابو الھذیل نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابو الھذیل یقیناً لیلتہ القدر میں کوئی شئی ہم سے مخفی نہیں ہوتی اس رات ملائکہ ہم پرنازل ہوتے ہیں۔

حدیث ۶ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن الحسن بن موسى عن سعيد بن يسار قال كنت عند المعلى بن خنيس إذ جاء رسول أبي عبد الله ع فقلت له سله عن ليلة القدر فلما رجع قلت له سألته؟ قال نعم فأخبرني بما أردت وما لم أرد قال إن الله يقضي فيها مقادير تلك السنة ثم يقذف به إلى الأرض فقلت إلى من؟ فقال الى من ترى يا عاجز أو يا ضعيف.

سعید بن یسار نے بیان کیا کہ میں معلیٰ بن خنیس کے پاس تھا کہ اچانک اس کے پاس امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایلچی آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ امامؑ سے لیلتہ القدر کے متعلق پوچھنا جب وہ لوٹا تو میں نے کہا تم نے امامؑ سے پوچھا ہے؟ کہنے لگا ہاں! پوچھا تھا پھر امامؑ نے فرمایا: اللہ اس رات میں اس سال کی تقدیریں لکھ دیتا ہے پھر اسے زمین کی طرف نازل کرتا ہے۔ میں نے پوچھا: کس کی طرف؟۔آپؑ نے فرمایا: اے ضعیف تُو کس کے متعلق تصور کرتا ہے۔(بے شک ہماری طرف)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

بَعْدَ مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِيَوْمٍ ، قُلْتُ طَلَّقْتَهَا وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : قَبْلَ أَنْ يَقْدِمَ عَلَيْكَ سَعِيدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۳۔ وشاء نے کہا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ سے وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ آپ کو وفات کا حال سعید سے جو بغداد سے آیا تھا معلوم ہوا تھا۔ فرمایا میں تو سعید کے آنے سے پہلے ہی خبر وفات سنا چکا تھا راوی کہتا ہے میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ میں نے ام فروہ بنت اسحاق کو ماہ رجب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے دن ہی خبر دے دی تھی۔ میں نے کہا آپ کو موت کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ فرمایا ہاں ، میں نے کہا سعید کے آنے سے پہلے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِمَامِ مَتَى يَعْلَمُ أَنَّهُ إِمَامٌ ؟ حِينَ يَبْلُغُهُ أَنَّ صَاحِبَهُ قَدْ مَضَى أَوْ حِينَ يَمْضِي ؟ مِثْلَ أَبِي الْحَسَنِ قُبِضَ بِبَغْدَادَ وَأَنْتَ هَاهُنَا ؟ قَالَ : يَعْلَمُ ذَلِكَ حِينَ يَمْضِي صَاحِبُهُ ، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ ؟ قَالَ : يُلْهِمُهُ اللهُ ،

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ امام کو کب پتہ چلتا ہے کہ وہ امام ہوا جبکہ اس کو یہ خبر معلوم ہوتی ہے کہ امام سابق مر گیا یا موت کا وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا موت کے وقت ہی۔ میں نے کہا کیسے؟ فرمایا اللہ اس کو الہام کرتا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الشَّهْبَانِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقِيلَ لَهُ : وَكَيْفَ عَرَفْتَ ؟ قَالَ ، لِأَنَّهُ تَدَاخَلَنِي ذِلَّةٌ لِلَّهِ لَمْ أَكُنْ أَعْرِفُهَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے روز وفات امام محمد تقی علیہ السلام (جو بغداد میں فوت ہوئے) امام علی نقی علیہ السلام کو کہتے سنا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ، امام محمد تقی کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا میرے دل میں ایسی رقت اور رجوع الی اللہ پیدا ہوئی جس کی معرفت مجھے نہ تھی۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ : أَمَرَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ـ حِينَ أُخْرِجَ بِهِ ـ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام أَنْ يَنَامَ عَلَى بَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ أَبَداً مَا كَانَ حَيّاً إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ خَبَرُهُ قَالَ : فَكُنَّا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ نَفْرُشُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الدِّهْلِيزِ ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيَنَامُ ، فَإِذَا

مرآة العقول

في شرح أخبار آل الرسول

تأليف

العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي (ره)

ت سـ ١١١١ هـ

شرح كتاب الكافي لثقة الإسلام الكليني (ره) المتوفى سنة ٣٢٨-٩ هـ

الجزء الرابع

۴ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان قال : قلت للرضا عليه السلام : أخبرني عن الإمام متى يعلم أنّه إمام ؟ حين يبلغهأنّ صاحبه قدمضى أوحين يمضي ؟ مثل أبي الحسن قبض ببغداد وأنت ههنا ، قال : يعلم ذلك حين يمضي صاحبه ، قلت : بأيّ شيء ؟ قال : يلهمه الله .

۵ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن أبي الفضل الشهباني ، عن هارون ابن الفضل قال : رأيت أبا الحسن عليّ بن محمّد في اليوم الّذي توفّي فيه أبوجعفر عليه السلام فقال : إنّا لله وإنّا إليه راجعون ، مضى أبوجعفر عليه السلام ، فقيل له : و كيف عرفت ؟ قال : لأنّه تداخلني ذلّة لله لم أكن أعرفها .

علاقة الزوجيّة و عدم وجوب الاسكان في عدّة الوفاة ، و ربّما يقرء طلعتها بالعين المهملة على بناء التفعيل اى اطلعتها و أخبرتها ، وهذا مخالف للمضبوط في النسخ ، و بالجملة هذا من غوامض الاخبار، وليس شيء من تلك الوجوه ممّا تسكن إليه النفس.

الحديث الرابع : صحيح .

«ومثل» مرفوع خبر مبتداء محذوف ، اى موضع المسئلة مثل هذه الواقعة ، أو منصوب بنيابة المفعول المطلق ، اى مثل مضيّ أبي الحسن ، و جملة « قبض » استيناف بيانيّ «وأنت هيهنا» جملة حالية .

الحديث الخامس: مجهول وأبو الحسن: الثالث عليه السلام ، وأبوجعفر الجواد عليه السلام

«تداخلني» اى دخلني ، و فيه مبالغة و لما كانت الامامة منتهى درجات الكمال للبشر وهو يستلزم نهاية معرفة الله عزّوجل، وهي مستلزمة لغاية الإخبات والخضوع والتذلّل له تعالى ، فلذا استدلّ عليه السلام بحصولها على حصول الامامة ، و إنّما قال عليه السلام ذلك على وفق فهم السائل ، و إلاّ فانّه عليه السلام كان اطّلع بإلهامه تعالى واطّلاعه على ملكوت السماوات والارض ، بل حضر عند موته وغسله و دفنه والصلاة عليه كما ورد في الاخبار .

فَقالَ: لَا وَلٰكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ الشَّيْءَ أَعْلَمَهُ اللهُ ذٰلِكَ.

۴۔ سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ کسی چیز کے بتانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

پینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام جب جاننا چاہتے ہیں تو اُن کو بتا دیا جاتا ہے

((بَابُ)) ۴۵

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِذَا شَاؤُوا أَنْ يَعْلَمُوا عُلِّمُوا

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ عُلِّمَ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

٢ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ أُعْلِمَ.

۲۔ امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَعْلَمَ شَيْئاً أَعْلَمَهُ اللهُ ذٰلِكَ.

۳۔ امام جس شے کو جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شے کا اسے علم عطا کر دیتا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا ذَرِيحُ ، لَوْلاَ أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

۲۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلاَ أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا ، قَالَ : قُلْتُ : تَزْدَادُونَ شَيْئاً لاَ يَعْلَمُهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ؟ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ عَلَى الْأَئِمَّةِ ثُمَّ انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْنَا .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا۔ اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔ میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو۔ فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ پر پیش ہوتا ہے پھر آئمہ پر اور منتہی ہوتا ہے ہماری طرف۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ بِوَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ لِكَيْلاَ يَكُونَ آخِرُنَا أَعْلَمَ مِنْ أَوَّلِنَا .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے زیادہ نہ ہو۔

تینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السّلام وہ تمام علوم جانتے ہیں جو ملائکہ اور انبیاءؑ و مرسلین علیہم السلام کو ملے ھیں

(باب ۴۳)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ يَعْلَمُونَ جَمِيعَ الْعُلُومِ الَّتِي خَرَجَتْ إِلَى الْمَلاَئِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

اکتالیسواں باب

آئمہ علیہم السّلام کا علم شب جُمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

(بَابُ) ۴۱

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُونَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ

١ ـ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقُمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا يَحْيَى إِنَّ لَنَا فِي لَيَالِي الْجُمُعَةِ لَشَأْناً مِنَ الشَّأْنِ، قَالَ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا ذَاكَ الشَّأْنُ؟ قَالَ: يُؤْذَنُ لِأَرْوَاحِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَوْتَى وَأَرْوَاحِ الْأَوْصِيَاءِ الْمَوْتَى عليهم السلام وَرُوحِ الْوَصِيِّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى تُوَافِيَ عَرْشَ رَبِّهَا فَتَطُوفُ بِهِ أُسْبُوعاً وَتُصَلِّي عِنْدَ كُلِّ قَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تُرَدُّ إِلَى الْأَبْدَانِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا فَتُصْبِحُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ قَدْ مُلِئُوا سُرُوراً وَيُصْبِحُ الْوَصِيُّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ وَقَدْ زِيدَ فِي عِلْمِهِ مِثْلُ جَمِّ الْغَفِيرِ.

۱۔ راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابویحییٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا۔ مرے ہوئے انبیاء کی روحیں اور اوصیائے مردہ کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے بالمقابل پہنچتی ہیں اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیاء اور اوصیاء خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ يُوسُفَ الْأَبْزَارِيِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام ذَاتَ يَوْمٍ ـ وَكَانَ لَا يُكَنِّينِي قَبْلَ ذَلِكَ ـ: يَا أَبَا عَبْدِاللهِ! قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: إِنَّ لَنَا فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ سُرُوراً قُلْتُ: زَادَكَ اللهُ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَوَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام مَعَهُ وَوَافَيْنَا مَعَهُمْ فَلَا تُرَدُّ أَرْوَاحُنَا إِلَى أَبْدَانِنَا إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَنْفَدْنَا.

۲۔ مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے) اے ابو عبداللہ! میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے۔ میں نے کہا۔ اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے۔ یہ کس طرح فرمایا۔ جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے ضائع ہو جاتا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ أَوِالْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ : مَامِنْ لَيْلَةِ جُمْعَةٍ إِلَّا وَلِأَوْلِيَاءِ اللهِ فِيهَا سُرُورٌ قُلْتُ : كَيْفَ ذَٰلِكَ ؛ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمْعَةِ وَافَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَوَافَيْتُ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْلَا ذَٰلِكَ لَنَفِدَمَاعِنْدِي.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش الٰہی تک پہنچتے ہیں اور آئمہ بھی، میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو میرے پاس جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا۔

بیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

(بَابُ) ۴۲

لَوْلَا أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُونَ لَنَفِدَ مَاعِنْدَهُمْ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا۔

بصائر الدرجات

للثقة الجليل المحدث النبيل شيخ القميين

أبو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار

المتوفى سنة ٢٩٠ هـ

من أصحاب الإمام الحسن العسكري عليه السلام

منشورات
شركة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

عبّاس بن حريش أنّه عرضه على أبي جعفر عليه السلام فأقرّ به قال: فقال أبو عبدالله عليه السلام: **إنّ القلب الذي يعاين ما ينزّل في ليلة القدر لعظيم الشأن،** قلت: وكيف ذاك يا أبا عبد الله؟ قال: **يكتب على قلب ذلك الرجل بمداد النور فذلك جميع العلم ثم يكون القلب مصحفاً للبصر ويكون الأذن واعية للبصر ويكون اللسان مترجماً للأذن إذا أراد ذلك الرجل علم شيء نظر ببصره وقلبه فكأنّه ينظر في كتاب،** قلت له بعد ذلك: وكيف العلم في غيرها أيشقّ القلب فيه أم لا؟ قال: **لا يشق، ولكنّ الله يلهم ذلك الرجل بالقذف في القلب حتى يخيّل إلى الأذن أنها تكلّم بما شاء الله من علمه والله واسع عليم.**

(١٥) **حدّثنا** عبد الله بن محمّد عن محمّد بن الحسين بن أبي الخطّاب عن محمّد بن عبد الله عن يونس عن عمر بن يزيد قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: أرأيت من لم يقرّ بما يأتيكم في ليلة القدر كما ذكر ولم يجحده، قال: **أمّا إذا قامت عليه الحجّة ممن يثق به في علمنا فلم يقرّ به فهو كافر وأمّا من لم يسمع ذلك فهو في عذر حتى يسمع** ثم قال عليه السلام: ﴿يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾[التوبة: ٦١].

(١٦) **حدّثنا** أحمد بن محمّد وأحمد بن إسحاق عن القاسم بن يحيى عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام قال: **كان عليّ بن أبي طالب عليه السلام كثيراً ما يقول** ما التقينا عند رسول الله صلى الله عليه وآله التيمي وصاحبه وهو يقول: إنّا أنزلناه في ليلة القدر ويتخشّع ويبكي فيقولان: ما أشدّ رقّتك بهذه السورة! فيقول لهما: إنّما رققت لما رأت عيناي ووعاه قلبي ولما يرى قلب هذا من بعدي ـ يعني عليّاً عليه السلام ـ فيقولان: وما الذي رأيت وما الذي يرى؟ فيتلو هذا الحرف ﴿تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾[القدر: ٤ـ٥] قال: ثم يقول: هل بقي شيء بعد قوله تبارك وتعالى كلّ أمر؟ فيقولان: لا، فيقول: هل تعلمان من المنزول إليه بذلك؟ فيقولان:

لا والله يا رسول الله، فيقول: نعم فهل تكون ليلة القدر من بعدي؟ فيقولان: نعم، قال: فهل تنزل الأمر فيها؟ فيقولان: نعم، فيقول: إلى من؟ فيقولان: لا ندري، فيأخذ برأسي فيقول: إن لم تدريا هو هذا من بعدي، قال: فإن كانا يفرقان تلك الليلة بعد رسول الله صلى الله عليه وآله من شدّة ما يدخلهما من الرّعب.

(١٧) وبهذا الإسناد قال: **لما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله هبط جبرائيل ومعه الملائكة والروح** الذين كانوا يهبطون في ليلة القدر قال: ففتح لأمير المؤمنين عليه السلام بصره فرآهم في منتهى السماوات إلى الأرض يغسلون النبي صلى الله عليه وآله معه ويصلّون معه عليه ويحفرون له والله ما حفر له غيرهم حتى إذا وضع في قبره نزلوا مع من نزل فوضعوه فتكلّم وفتح لأمير المؤمنين عليه السلام سمعه فسمعه يوصيهم به فبكى وسمعهم يقولون لا نألوه جهداً[1] وإنما هو صاحبنا بعدك إلا أنّه ليس يعايننا ببصره بعد مرّتنا هذه حتى إذا مات أمير المؤمنين عليه السلام رأى الحسن والحسين مثل ذلك الذي رأى ورأيا النبي صلى الله عليه وآله أيضاً يعين الملائكة مثل الذي صنعوه بالنبيّ حتى إذا مات الحسن رأى منه الحسين مثل ذلك ورأى النبي صلى الله عليه وآله وعليّاً عليه السلام يعينان الملائكة حتى إذا مات الحسين رأى علي بن الحسين منه مثل ذلك ورأى النبي صلى الله عليه وآله وعليّاً عليه السلام والحسن يعينون الملائكة حتى إذا مات عليّ ابن الحسين رأى محمد بن عليّ عليه السلام مثل ذلك ورأى النبي صلى الله عليه وآله وعليّاً عليه السلام والحسن والحسين عليهما السلام يعينون الملائكة حتى إذا مات محمد بن علي رأى جعفر مثل ذلك ورأى النبي صلى الله عليه وآله وعليّاً عليه السلام والحسن والحسين وعليّ ابن الحسين يعينون الملائكة حتى إذا مات جعفر رأى موسى منه مثل ذلك وهكذا يجري إلى آخرنا.

(١) أي لا نوفّر جهداً في سبيله.

“اور اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ جب رسولِ خدا ﷺ کا وصال ہوا تو جبرائیل نازل ہوئے اور ان کے ساتھ فرشتے اور ‘روح’ بھی تھے، جو شبِ قدر میں نازل ہوتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المؤمنین (حضرت علیؑ) کے لیے (اللہ نے) ان کی بصارت کھول دی، تو انہوں نے انہیں آسمان کی انتہا سے زمین تک دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو ان کے ساتھ غسل دے رہے ہیں، ان کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، اور ان کی قبر کھود رہے ہیں۔ خدا کی قسم! ان کے علاوہ کسی نے قبر نہیں کھودی۔

پھر جب آپ ﷺ کو قبر میں رکھا گیا تو وہ (فرشتے) ان کے ساتھ اترے جنہوں نے انہیں رکھا۔ پھر نبی ﷺ نے کلام فرمایا، اور امیر المؤمنین نے ان کی بات سننے کی قوت دی گئی، تو انہوں نے سنا کہ نبی ﷺ انہیں (فرشتوں کو) ان کے بارے میں وصیت کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے (فرشتوں کو) یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ہم ان کے بارے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کریں گے، اور یہ آپ کے بعد ہمارے صاحب (سرپرست) ہیں، البتہ اس کے بعد یہ ہمیں اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکیں گے۔

پھر جب امیر المؤمنین کا انتقال ہوا تو حسن اور حسینؑ نے

بھی اسی طرح دیکھا جیسے علیؑ نے دیکھا تھا، اور انہوں نے نبی ﷺ کو بھی دیکھا کہ وہ فرشتوں کی مدد کر رہے ہیں، جیسا کہ نبی ﷺ کے وقت ہوا تھا۔

پھر جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو امام حسینؑ نے بھی اسی طرح دیکھا، اور نبی ﷺ اور علیؑ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی مدد کر رہے ہیں۔

پھر جب امام حسینؑ کا انتقال ہوا تو علی بن الحسینؑ نے اسی طرح دیکھا، اور نبی ﷺ، علیؑ اور حسنؑ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی مدد کر رہے ہیں۔

پھر جب علی بن الحسینؑ کا انتقال ہوا تو محمد بن علیؑ نے اسی طرح دیکھا، اور نبی ﷺ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی مدد کر رہے ہیں۔

پھر جب محمد بن علیؑ کا انتقال ہوا تو جعفرؑ نے اسی طرح دیکھا، اور نبی ﷺ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور علی بن الحسینؑ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی مدد کر رہے ہیں۔

پھر جب جعفرؑ کا انتقال ہوا تو موسیٰؑ نے بھی اسی طرح دیکھا، اور اسی طرح یہ سلسلہ ہمارے آخری امام تک جاری رہتا ہے۔

الاعتقادات



للشيخ الصدوق

رحمة الله عليه

[٤٥]

باب الاعتقاد في الحديثين المختلفين

قال الشيخ أبو جعفر ـ رضي الله عنه ـ: اعتقادنا في الأخبار الصحيحة عن الأئمّة ـ عليهم السلام ـ أنّها موافقة لكتاب الله تبارك و تعالى، متّفقة المعاني غير مختلفة، لأنّها مأخوذة من طريق [1] الوحي عن الله تعالى، و لو كانت من عند غير الله تعالى لكانت مختلفة. و لا يكون اختلاف ظواهر الأخبار إلّا لعلل مختلفة:

مثل ما جاء في كفّارة الظهار عتق رقبة.

و جاء في خبر آخر صيام شهرين متتابعين.

و جاء في خبر آخر إطعام ستّين مسكيناً.

و كلّها صحيحة، فالصيام لمن لم يجد العتق، و الإطعام لمن لم يستطع الصيام.

و قد رُوي [2] أنّه يتصدّق بما يطيق، و ذلك محمول على من لم يقدر على الإطعام.

و منها ما يقوم كلّ واحد منها مقام الآخر، مثل ما جاء في كفّارة اليمين

---

(١) في ق زيادة: غير.

(٢) في هامش ر: قيل.

بعد یہاں کوئی چیز نہیں اگے گی۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من لم یشفه الحمد فلا شفاه اللّٰه۔

جس شخص کو سورۂ حمد شفا نہ دے اس کو خدا بھی شفا نہ دے۔

دو مختلف حدیثوں کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جو احادیث صحیح طرق و اسانید کے ساتھ ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہیں وہ سب کی سب قرآن کے موافق ہیں اور معنوی طور پر وہ سب باہم متفق ہیں۔ ان میں کوئی باہمی اختلاف و تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بذریعہ وحی والہام خداوند عالم سے ماخوذ ہیں۔

ہاں! اگر وہ خدا کے علاوہ کسی اور کی جانب سے ہوتیں تو ان میں ضرور اختلاف ہوتا اور جن احادیث میں ظاہری طور پر کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، اس کے مختلف علل و اسباب ہیں۔ مثلاً ظہـار کے کفارہ کے بارے میں ایک حدیث میں ایک بندہ آزاد کرنے کا حکم ہے۔ دوسری روایت میں دو ماہ کے متواتر روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور تیسری حدیث میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا وارد ہے۔ ان احادیث میں بظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے، حالانکہ یہ تینوں احادیث اپنے اپنے مقام پر بالکل درست ہیں۔

روزے اس شخص پر واجب ہیں جسے آزاد کرنے کے لیے غلام نہ مل سکے، کھانا کھلانے کا حکم اس شخص کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا اور یہ بھی منقول ہے کہ وہ جتنی قدرت رکھتا ہے اتنا صدقہ دے دے۔ یہ حکم اس آدمی کے لیے ہے جو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

کچھ احادیث ایسی بھی ہیں، (بظاہر مختلف معلوم ہوتی ہیں لیکن فی الحقیقت ان میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا بلکہ ایک حدیث دوسری حدیث کے قائم مقام ہوجاتی ہے) جیسے قسم توڑنے کے کفارہ کے متعلق وارد ہوا ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا وہ کھانا کھلاؤ جو تم اپنے اہل خانہ کو کھلاتے ہو یا دس مسکینوں کو لباس پہناؤ یا ایک بندہ آزاد کرو



كتاب الغيبة

للشيخ الأجل محمد بن ابراهيم بن جعفر
النعماني
المعروف بابن أبي زينب
من علماء القرن الثالث

صححه وقدم له وعلق عليه
العلامة الشيخ حسين الأعلمي

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

عشر شهراً، وجعل الليل اثنتي عشرة ساعة، وجعل النهار اثنتي عشرة ساعة، ومنّا اثنا عشر محدّثاً، وكان أمير المؤمنين عليه السلام ساعة من تلك الساعات».

٣٥ - وبه، عن عبد الكريم بن عمرو، عن ثابت بن شريح، عن أبي بصير، قال: «سمعت جعفر بن محمّد عليه السلام [١] يقول: منّا اثنا عشر محدَّثاً».

٣٦ - أخبرنا عبد الواحد بن عبد الله، قال: حدّثنا محمّد بن جعفر القرشي، قال: حدّثنا محمّد بن الحسين بن أبي الخطّاب، عن عمر بن أبان الكلبي، عن ابن سنان، عن أبي السائب، قال:

«قال أبو عبد الله جعفر بن محمّد عليه السلام: الليل اثنتا عشرة ساعة، والنهار اثنتا عشرة ساعة، والشهور اثنا عشر شهراً، والأئمّة عليهم السلام اثنا عشر إماماً، والنقباء اثنا عشر نقيباً، وإنّ عليّاً ساعة من اثنتي عشرة ساعة، وهو قول الله عزّ وجلّ: ﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿١١﴾﴾.

٣٧ - أخبرنا علي بن الحسين، قال: حدّثنا محمّد بن يحيى العطّار بقم، قال: حدّثنا محمّد بن حسان الرازي، قال: حدّثنا محمّد بن علي الكوفي، قال: حدّثنا إبراهيم بن محمّد بن يوسف، قال: حدّثنا محمّد بن عيسى، عن عبد الرزّاق، عن زيد الشحّام، عن أبي عبد الله عليه السلام...

وقال محمّد بن حسّان الرازي: وحدّثنا به محمّد بن علي الكوفي، عن محمّد بن سنان، عن زيد الشحّام، قال:

«قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أيّهما أفضل الحسن أو الحسين؟

قال: إنّ فضل أوّلنا يلحق فضل آخرنا، وفضل آخرنا يلحق فضل أوّلنا، فكلٌّ له فضل.

قال: قلت له: جعلت فداك، وسّع عليَّ في الجواب فإنّي والله ما أسألك إلاّ مرتاداً.

(١) في نسخة ثانية: سمعت أبا جعفر محمد بن عليّ الباقر عليه السلام...

فقال: نحن من شجرة برأنا الله من طينة واحدة، فضلنا من الله، وعلمنا من عند الله، ونحن أُمناء الله على خلقه، والدعاة إلى دينه، والحجاب فيما بينه وبين خلقه، أزيدك يا زيد؟

قلت: نعم.

فقال: خلقنا واحد، وعلمنا واحد، وفضلنا واحد، وكلّنا واحد عند الله عزّوجلّ.

فقلت: أخبرني بعدّتكم.

فقال: نحن اثنا عشر هكذا حول عرش ربّنا عزّوجلّ في مبتدأ خلقنا، أوّلنا محمّد، وأوسطنا محمّد، وآخرنا محمّد».

٣٨ - أخبرنا علي بن الحسين، قال: حدّثنا محمّد بن يحيى العطّار، قال: حدّثنا محمّد بن حسّان الرازي، عن محمّد بن عليّ الكوفي، عن إبراهيم بن محمّد ابن يوسف، عن محمّد بن عيسى، عن عبد الرزّاق، عن محمّد بن سنان، عن فضيل الرسّان، عن أبي حمزة الثمالي، قال:

«كنت عند أبي جعفر محمّد بن علي الباقر عليه السلام ذات يوم، فلمّا تفرّق من كان عنده قال لي: يا أبا حمزة، من المحتوم الّذي لا تبديل له عند الله قيام قائمنا، فمن شكّ في ما أقول لقي الله سبحانه وهو به كافر وله جاحد، ثمّ قال: بأبي وأُمّي المسمّى باسمي، والمكنّى بكنيتي، السابع من بعدي، بأبي من يملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً.

ثمّ قال: يا أبا حمزة، من أدركه فلم يسلّم له فما سلّم لمحمّد وعلي عليهما السلام، وقد حرّم الله عليه الجنّة، ومأواه النار وبئس مثوى الظالمين».

وأوضح من هذا بحمد الله وأنور وأبين وأظهر لمن هداه الله وأحسن إليه قول الله عزّوجلّ في محكم كتابه: ﴿إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا۟ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ﴾ ومعرفة الشهور - المحرّم وصفر وربيع وما بعده، والحرم منها هي:

"میں نے ابو عبد اللّٰہ سے عرض کیا:

"حسن اور حسین میں سے کون زیادہ افضل ہیں؟"

انہوں نے فرمایا:

"ہمارے پہلے فرد کی فضیلت ہمارے آخری فرد کی فضیلت سے ملی ہوئی ہے، اور ہمارے آخری فرد کی فضیلت ہمارے پہلے فرد کی فضیلت سے ملی ہوئی ہے، لہذا ہم میں سے ہر ایک صاحبِ فضیلت ہے۔

میں نے عرض کیا:

"میں آپ پر قربان جاؤں! جواب کی مزید وضاحت فرما دیجیے، کیونکہ خدا کی قسم! میں یہ سوال صرف حقیقت جاننے کے لیے کر رہا ہوں۔"

آپ نے فرمایا:

"ہم ایک ایسے درخت سے ہیں جسے اللّٰہ نے ایک ہی مٹی سے

پیدا کیا ہے۔ ہماری فضیلت اللّٰہ کی طرف سے ہے، اور ہمارا علم بھی اللّٰہ کی طرف سے ہے۔ ہم اللّٰہ کی مخلوق پر اس کے امین ہیں، اس کے دین کی طرف بلانے والے ہیں، اور اللّٰہ اور اس کی مخلوق کے درمیان حجاب (واسطہ) ہیں۔ اے زید! کیا میں تمہیں مزید بتاؤں؟"

میں نے عرض کیا:

"جی ہاں۔"

آپ نے فرمایا:

"ہماری خلقت ایک ہے، ہمارا علم ایک ہے، ہماری فضیلت ایک ہے، اور ہم سب اللّٰہ عزوجل کے نزدیک ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔"

میں نے عرض کیا:

"مجھے اپنی تعداد کے بارے میں بتائیے۔"

آپ نے فرمایا:

"ہم بارہ ہیں، اس طرح کہ اپنے ربِ عزوجل کے عرش کے گرد تھے جب ہماری ابتدائی تخلیق ہوئی۔ ہمارا پہلا محمد ہے، ہمارا درمیانی محمد ہے، اور ہمارا آخری بھی محمد ہے۔"

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي

" قدس الله سره "



الجزء السادس والعشرون

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

« وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ ولامحدَّث ». (١)

٤٥ ـ كنز : محمّد بن العبّاس عن الحسين بن أحمد عن محمّد بن عيسى عن القاسم بن عروة عن بريد العجليّ قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن الرسول و النبيّ و المحدَّث فقال : الرسول الّذي تأتيه الملائكة ويعاينهم تبلّغه الرسالة (٢) من الله ، و النبيّ يرى في المنام فمارأى فهوكما رأى ، والمحدَّث الّذي يسمع كلام الملائكة و حديثهم ولايرى شيئاً بل ينقرفي اُذنه و ينكت في قلبه . (٣)

بيان : استنباط الفرق بين النبيّ والامام من تلك الأخبار لايخلومن إشكال وكذا الجمع بينها مشكل جدّاً . والّذي يظهرمن أكثرها هو أنّ الامام لايرى الحكم الشرعيّ في المنام والنبيّ قديراه فيه ، و أمّا الفرق بين الامام والنبيّ وبين الرسول أنّ الرسول يرى الملك عند إلقاء الحكم ، والنبي غير الرسول و الامام لايريانه في تلك الحال وإن رأياه في سائر الأحوال ، ويمكن أن يخصّ الملك الّذي لايريانه بجبرئيل عليه السلام ويعمّ الأحوال ، لكن فيه أيضاً منافاة لبعض الأخبار .

ومع قطع النظر عن الأخبار لعلّ الفرق بين الأئمّة عليهم السلام وغير اُولي العزم من الأنبياء أنّ الأئمّة عليهم السلام نوّاب للرسول صلى الله عليه وآله لايبلّغون إلّا بالنيابة ، وأمّا الأنبياء وإن كانوا تابعين لشريعة غيرهم لكنّهم مبعوثون بالأصالة وإن كانت تلك النيابة أشرف من تلك الأصالة .

وبالجملة لابدّ لنا من الاذعان بعدم كونهم عليهم السلام أنبياء وبأنّهم أشرف وأفضل من غير نبيّنا صلى الله عليه وآله من الأنبياء والأوصياء ولانعرف جهة لعدم اتّصافهم بالنبوّة إلّا رعاية جلالة خاتم الأنبياء . ولا يصل عقولنا إلى فرق بيّن بين النبوّة و الامامة ، و ما دلّت عليه الأخبار فقد عرفته ، و الله تعالى يعلم حقائق أحوالهم صلوات الله عليهم أجمعين .

---

(١) كنزالفوائد : ١٧٦ و ١٧٧ .

(٢) فى المصدر : و تبلغه الرسالة .

(٣) كنز الفوائد : ١٧٧ .

اردو ترجمہ:

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہمارے لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ وہ (ائمہ) نبی نہیں ہیں، اور یہ کہ وہ ہمارے نبی کے علاوہ دوسرے تمام انبیاء اور اوصیاء سے زیادہ شرف و فضیلت رکھتے ہیں۔

اور ہم اس بات کی کوئی وجہ نہیں جانتے کہ ان کو نبوت سے متصف کیوں نہیں کیا گیا، سوائے اس کے کہ شاید یہ خاتم الانبیاء کی عظمت و جلال کی رعایت کے لیے ہو۔

اور ہماری عقلیں نبوت اور امامت کے درمیان کوئی واضح فرق نہیں پا سکتیں۔ البتہ جو کچھ روایات میں وارد ہوا ہے، وہ تم جان چکے ہو۔

اور اللہ تعالیٰ ہی ان کے احوال اور حقائق کو بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔



النكت الاعتقادية

تأليف

الإمام الشيخ المفيد

محمد بن محمد بن النعمان ابن المعلم

أبي عبد الله، العكبري، البغدادي

(٣٣٦-٤١٣هـ)

الفصل الرابع

في الإمامة

فإن قيـل: حكمة الله تعالى[1] تقتضي نصب الامام[2] وتوجبه ام لا؟

فالجـواب: الحكمة تقتضي ذلك[3] وتوجبه.

فإن قيـل: ما حد الامام؟

فالجـواب: الامام هو الانسان الذي له رئاسة عامة في امور الدين والدنيا نيابة عن النبي عليهِ السَّلام.

فإن قيـل: ما الدليل على ان الامامة واجبة في الحكمة؟

فالجـواب: الدليل على ذلك انها لطف واللطف واجب في الحكمة على الله تعالى فالامامة واجبة في الحكمة.

فإن قيـل: هل يشترط في الامام ان يكون معصوماً ام لا؟

---

(١) ك ول: الحكمة.

(٢) ن: امام.

(٣) ك: نصب الامام.

اردو ترجمہ:

اگر یہ سوال کیا جائے کہ **امام کی تعریف کیا ہے؟**

تو جواب یہ ہے کہ:

امام وہ انسان ہے جسے دینی اور دنیوی امور میں عمومی سربراہی اور قیادت حاصل ہو، اور وہ یہ منصب نبی علیہ السلام کی نیابت میں انجام دے۔